ٹیم ورک : تعارف اور ضرورت

محمد بشیر جمعہ

یہ مضمون دفتری' کاروباری اور معاشرتی انداز کو پیش نظر رکھتے ہوئے لکھا گیا ہے۔ تنظیم' دعوت' سیاست' اجتماعی منصوبوں کے تناظر میں اصطلاحات کو تبدیل کر کے پڑھنے کی کوشش کیجیے' سوچ کے راستے سامنے آئیں گے۔ (مدیر)

سبق حاصل کیجیے

۔شہد' اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے' اس میں شفا ہے۔ مگر شہد کی تیاری ایک بے حد محنت طلب کام ہے۔ آدھے کلو کے قریب شہد تیار کرنے کے لیے شہد کی مکھیوں کو تین لاکھ میل تک کا سفر طے کرنا پڑ سکتا ہے۔ ایک مکھی کی عمر چند مہینے سے زیادہ نہیں ہوتی' اس لیے کوئی ایک مکھی تنہا آدھا کلو شہد تیار نہیں کر سکتی' خواہ وہ اپنی عمر کا ہر لمحہ پھولوں کا رس جمع کرنے میں لگا دے۔ یہ مشکل کیسے آسان ہوئی؟ مکھیوں نے مل کر' منظم ہو کر' ایک ہو کر' شہد بنایا۔ شہد کی تیاری کو اللہ تعالیٰ نے ایک بے حد وسیع اور پیچیدہ نظام سے وابستہ کر دیا۔ اس حیرت انگیز نظام کے اندر انسان کے لیے بے شمار سبق ہیں۔ ایک بڑا سبق ہے "ٹیم ورک"۔ یہ قدرت کا سبق ہے۔ کچھ کام ایسے ہیں جن کو ہر آدمی کم وقت میں اپنی ذاتی کوشش سے انجام دے سکتا ہے' مگر کچھ کام ایسے ہوتے ہیں جن کو کوئی شخص تنہا انجام نہیں دے سکتا۔ ایسے کام کو واقعہ بنانے کی واحد ممکن شکل وہی ہے جو شہد کی مکھی کی مثال میں نظر آتی ہے۔ یعنی بہت سے لوگ مل کر' ایک بن کر' اسے انجام دیں۔ (راز حیات' مولانا وحید الدین خان)

۲۔چند سالوں ہی کی بات ہے' امریکہ اور آسٹریلیا کے بحرالکاہلی ساحلی شہروں کے درمیان خط و کتابت کی ترسیل میں کافی وقت لگتا تھا۔ تین دوستوں نے' جن کے نام انگریزی حروف ڈی' ایچ' ایل سے شروع ہوتے تھے' سوچا کہ وہ بھیجنے والے سے خط لے کر' خود جلد از جلد مخاطب تک پہنچائیں۔ انھوں نے ایک ٹیم بنا کر اپنے تخیل کو قابل عمل بنا دیا۔ اس مشکل کو آسان کر دیا۔ جو طریقہ کار انھوں

نے وضع کیا' وہ اب کوریز سروس کے نام سے مشہور ہے۔

۳- ۱۹۸۶ء میں شارجہ کپ کے ون ڈے میچ میں پاکستان کو بھارت کے مقابلے میں جیتنے کے لیے چار رنز درکار تھے اور بس دو گیندیں باقی تھیں کہ توصیف احمد نے ایک رن لے کر جاوید میاں داد کو آخری بال کھیلنے کا موقع دیا۔ اسی آخری بال پر شارجہ کا چھکا ایک محاورہ بن گیا اور پاکستان یہ میچ جیت گیا۔ یہ کام لاجواب ٹیم سپرٹ نے کر دکھایا۔

۴- دو کہانیاں ہم سب بچپن میں ہی پڑھتے اور سنتے آئے ہیں۔ ایک یہ ہے: ایک بزرگ کا انتقال ہو رہا تھا۔ انھوں نے لکڑیوں کا گٹھا منگوا کر اپنے بیٹوں کو دیا کہ اسے توڑ دو مگر کوئی بیٹا نہیں توڑ سکا۔ پھر انھوں نے لکڑیاں الگ الگ کر دیں۔ اب وہ آسانی کے ساتھ توڑ دی گئیں۔ یوں بزرگ نے اپنی اولاد کو اتحاد کی نصیحت اور وصیت کر دی۔ کہانی سب کو معلوم ہے مگر ہمارے ملک میں اس کہانی پر عمل کتنا ہو رہا ہے' وہ بھی سب کو معلوم ہے۔ ہم الگ الگ لکڑیاں ہیں' جو توڑی جا رہی ہیں۔

دوسری کہانی یوں ہے۔ ایک عمارت میں آگ لگ گئی' لوگ اپنی اپنی جانیں بچا کر بھاگنے لگے۔ عمارت میں دو معذور افراد بھی تھے۔ ایک لنگڑا' دوسرا نابینا۔ ان دونوں نے اپنی کمزوریوں سے مصالحت کر کے اور آپس میں مل کر جان بچائی۔ نابینا کے کاندھے پر لنگڑا سوار ہو گیا' اور وہ نابینا کی راہ نمائی کرتا گیا' اس طرح دونوں اس آگ سے نکل گئے۔ کاش ہمارے ملک کے لوگ موجودہ آگ سے نکلنے کے لیے ان معذوروں کے عمل ہی سے فائدہ اٹھائیں۔

اس آگ کو ٹھنڈا کون کرے؟

ہم ٹیم ورک کے موضوع پر بات کرنا چاہتے ہیں۔ اس لیے کہ دفتر' کارخانے' کاروبار' تعلیمی اداروں' بلدیاتی سیاست' قومی سیاست' کھیل' فوج' دعوت و تبلیغ اور اجتماعی امور' غرض زندگی کے ہر میدان میں جہاں جمع ہو کر لوگ کام کرتے ہیں' کامیابی اور اہداف کا حصول ٹیم ورک کے بغیر ممکن نہیں۔ ہر جگہ آگ سے بچنے کے لیے وہ دو معذور کہہ رہے ہیں کہ ہمیں دیکھو' ہم سے سبق لو' اپنے آپ کو بچاؤ۔ لوگ کام کے لیے جمع تو ہو جاتے ہیں' ایک نہیں بنتے' ٹیم نہیں بنتے' اس لیے کچھ بھی حاصل نہیں ہو رہا۔ ہمیں نہ صرف اہداف حاصل کرنا ہیں' اپنی جان بچانی ہے۔ بلکہ اس آگ کو بھی بجھانا ہے جو کسی نے پٹرول پھینک کر کسی نے تیل پھینک کر بھڑکائی ہے اور مزید پٹرول چھڑکا جا رہا ہے۔

تین قسم کے افراد

ہر معاشرے میں کام کرنے والے افراد تین قسم کے ہوتے ہیں: ایک وہ جو کسی کے ماتحت ہی کام

کرنا پسند کرتے ہیں اور اسی میں اپنی عافیت سمجھتے ہیں۔ دوسرے وہ جن کے مزاج میں حاکمیت ہے اور وہ ہمیشہ لوگوں کو زیر کر کے ہی کام کرنا پسند کرتے ہیں۔ تیسری قسم ان افراد کی ہے جو ہر صورت حال میں لوگوں کے ساتھ مل کر اونچ نیچ کے ساتھ کام کر لیتے ہیں۔

ہمارے ملک میں بڑی تعداد پہلی قسم کے افراد کی ہے۔ اس کی وجہ ہمارا نظام تعلیم اور دو سو سالہ غلامی ہے۔ نظام تعلیم اور غلامی نے ہماری اکثریت کو غلاموں کی طرح کام کرنے کی عادت ڈال دی ہے۔ وہ مزاجاً اتنے ماتحتی پسند ہو گئے ہیں کہ ہر وقت "صاحب کا حکم" سننے کے انتظار میں رہتے ہیں۔ دوسری قسم کے لوگ پہلی قسم سے بہت کم ہیں، مگر جو ہیں وہ ذہناً اور مزاجاً اتنے آگے بڑھے ہیں کہ انھیں ہر ماتحت کو، پوری قوم کو غلام بنا کر رکھنا ہے۔ ایک سرکاری دفتر میں، جہاں ہر کمرے میں انٹرکام لگے ہوئے تھے، ایک درجہ بڑے صاحب نے اپنے ماتحت کو چپڑاسی کے ذریعے بلایا، اور جب وہ آیا تو اس سے کہا کہ وہ مطلوبہ فائل لے آئے۔ اب دیکھیے اس ذہنیت کو! وہ انٹرکام فون پر بھی کہہ سکتے تھے، چپڑاسی سے بھی کہلوا سکتے تھے کہ فلاں فائل لے آؤ، مگر چپڑاسی سے بلائے بغیر وہ اپنے آپ کو صاحب کیسے ظاہر کریں۔ بدقسمتی سے اہل منصب حضرات کو اسی چیز کا خمار چڑھا ہوا ہے۔ گھروں میں، دفتروں میں، مسجدوں میں، حکومت میں۔ اسی خمار کو لوگ آمریت، بیوروکریسی اور جاگیرداری کہتے ہیں۔

افراد کی تیسری قسم، درحقیقت ہمیں مطلوب ہے، مگر اس کا شدید فقدان ہے۔ ٹیم اسپرٹ کے ساتھ کام کرنے کا تصور ابھی تک لوگوں تک پہنچا ہی نہیں، اور اگر پہنچا ہے تو لوگوں نے قبول نہیں کیا ہے۔ صاحب سمجھتے ہیں کہ ماتحت کام کریں گے، ماتحت کہتے ہیں کہ ہمیں کیا پڑی ہے، ہمارا کیا بگڑے گا، ہماری تنخواہ بھی کم ہے، بس جتنی تنخواہ اتنا کام، ہم کام کیوں کریں۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان ہر لمحے، ایک قدم پیچھے جا رہا ہے، ہر لمحے بگاڑ بڑھ رہا ہے، اہداف پیچھے جا رہے ہیں، ہم ہر لمحے، آیندہ نسلوں کو لاکھوں روپے کا مقروض کر رہے ہیں۔ درحقیقت ہمیں اس وقت ہر شعبے میں ٹیم ورک کی شدید ضرورت ہے۔

مل کر بھونکنا اور ھڈی کے لیے لڑنا

ہمارے ہاں جذباتی قسم کا ٹیم ورک تو خوب نظر آتا ہے۔ یعنی کوئی دشمن آجائے تو مل کر اسے بھگانے کی کوشش کرتے ہیں، کوئی مر جائے تو مل کر تجہیز و تکفین و تدفین کر لیتے ہیں، مگر کسی ہدف کے لیے مل کر کام کرنے کا تصور موجود نہیں۔ ایک صاحب نے ہم لوگوں کے بارے میں عجیب سی مثال دی۔ مثال بری ہے، مگر حقیقت کو تسلیم کرنا بھی عظمت ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہماری مثال تو کتوں کی

طرح کی ہے۔ جب کوئی اجنبی نظر آتا ہے تو سب مل کر بھونکتے ہیں' اور جب کوئی ہڈی پھینکتا ہے تو آپس ہی میں لڑنا شروع ہو جاتے ہیں۔ آپ زندگی کے مختلف شعبوں میں دیکھیے' آپ کو ہر جگہ آئینہ نظر آئے گا۔ کاروبار نقصان میں ہے' سب مل کر قربانی دیتے ہیں۔ جہاں نفع آنا شروع ہوا' وہاں شرکا آپس میں لڑنے لگے۔ یونین سازی' دفتری مسائل اور ملکی و قومی سیاست' ہر جگہ بھونکنا اور ہڈی کے لیے لڑنا نظر آتا ہے۔

ٹیم ورک کی ضرورت

مل کر اور ٹیم بن کر کام کرنا قربانی کے بغیر ممکن نہیں' قربانی کی قیمت ہوتی ہے' اور وہ قیمت صبر ہے۔ آدمی کے لیے اپنے اندر اٹھنے والے منفی جذبات کو ختم کرنا اور قابو میں رکھنا' یہی وہ چیز ہے جو ہر اجتماعی عمل کو ممکن بناتی ہے۔ مل کر کام کرنے میں اصل رکاوٹ یہ ہے کہ افراد کی اپنی شخصیت اس میں نہیں ابھرتی' ان کے مفادات پورے نہیں ہوتے' انھیں مطلوبہ جاہ و مال حاصل نہیں ہوتا۔ جہاں افراد کی نظر میں اپنی شخصیت اور اپنے مفادات کو ترجیح ہو سکتی ہے' وہ افراد کبھی اجتماعی عمل میں کامیاب نہیں ہو سکتے' اور اسی لیے وہ کوئی بڑی ترقی بھی نہیں کر سکتے۔ بڑی ترقی حاصل کرنے کا سب سے آسان طریقہ اتحاد ہے۔ اتحاد ایک کو کئی گنا بنا دیتا ہے' وہ کوشش کی مقدار کو کئی گنا زیادہ کر دیتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ ایک اور ایک دو نہیں ہوتے بلکہ گیارہ ہوتے ہیں۔

جب ٹیم ورک کی اہمیت کے بارے میں دفتری اور کاروباری حوالے سے گفتگو ہوتی ہے' تو چند لوگ کہتے ہیں کہ بعض اوقات ٹیم بنانے سے وہ قوت پیدا نہیں ہوتی جو مطلوب ہوتی ہے' کیونکہ لوگ دوسروں پر کام ٹالتے اور ڈالتے ہیں۔ جیسے' اگر آپ ایک میز اٹھا رہے ہیں' آپ کے ساتھ آپ کا ماتحت ہے' بظاہر آپ دو حضرات مل کر میز اٹھا رہے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ آپ نے تو ہلکے انداز سے میز پکڑی ہوئی ہے جبکہ اصل وزن ماتحت پر آ رہا ہے۔ اس مزاج کے وجود سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ آیئے' اب مثبت اور منفی پہلوؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے گفتگو کریں۔

ٹیم اور ٹیم ورک کیا ہے؟

۱۔ ٹیم کسی گفتگو کی مجلس یا باہمی ملاقات کے کلب کا نام نہیں' بلکہ یہ کسی مفوضہ کام کرنے کے لیے جمع ہو جانے کا نام ہے۔ جو کام انفرادی طور پر ناممکن ہوتا ہے' وہ گروپ کی صورت میں ممکن بنایا جاتا ہے۔ کیونکہ ٹیم کے ذریعے مجموعی کام اور نتائج روایتی انداز کے ذریعے کام کرتے ہوئے انفرادی کام اور نتائج کے مجموعے سے زیادہ ہوتے ہیں۔ ٹیم' صلاحیتوں کو مجتمع کر کے ان سے کئی گنا فائدہ

اٹھانے' اور ایک دوسرے کی کمزوریوں اور کمیوں کو پورا کرنے اور ان کا ازالہ کرنے کے لیے منظر کی جاتی ہے۔

۲۔ ٹیم کے ارکان کی خصوصیات میں آپس میں انحصار شامل ہے۔ ٹیم ورک میں ہر شریک حصہ لیتا ہے' ہر شریک حصہ دیتا ہے۔ اپنے حصے کا کام کرتا ہے' ساتھی کی مدد کرتا ہے' ٹیم کے منصوبے کے مطابق کرتا ہے' اپنے کام کو دوسروں کے کام کے ساتھ مربوط رکھتا ہے۔ ہر شریک ٹیم ورک کے فوائد سے حصہ لیتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کے فوائد سے صنعت' معیشت' معاشرہ' دعوت و تنظیم اور مملکت کو بھی فائدہ پہنچتا ہے۔

۳۔ ٹیم کے لیے اپنی افادیت اور کارگزاری کا باقاعدہ جائزہ لینا بھی ضروری ہے۔ یہاں معلومات راز میں نہیں رکھی جاتیں' بلکہ احساس شرکت کے ساتھ باہمی اعتماد کے ذریعے حفظ مراتب کا احترام کرتے ہوئے کام کیا جاتا ہے۔

۴۔ ٹیم کے ذریعے اچھے اور صحیح فیصلوں پر پہنچنے میں مدد ملتی ہے۔ مارکیٹنگ کا شعبہ ہو' پیداوار کا یا دعوت و تبلیغ کا۔ جہاں اجتماعی طور پر کام ہو رہا ہو وہاں فیصلوں میں سب کی شرکت کے باعث ترقی کی راہیں کھلتی رہتی ہیں۔

۵۔ ٹیم کے ذریعے مستقبل کے مسائل کا زیادہ صحیح اندازہ لگایا جاتا ہے' اور ان کے سدباب یا حل کے لیے بہتر منصوبہ بندی اور کوشش کی جاتی ہے۔

۶۔ اعلیٰ افسران اور صاحب منصب حضرات عموماً ٹیم ورک کی مخالفت کرتے ہیں کیونکہ اس وجہ سے انھیں اپنی افادیت میں کمی کا احساس ہونے لگتا ہے۔ ان کی عدم صلاحیت اور کم قابلیت کے باعث وہ احساس تحفظ کے نفسیاتی مریض بن جاتے ہیں اور انھیں ہر وقت یہ ڈر رہنے لگتا ہے کہ کہیں ٹیم ورک کے ذریعے کوئی متبادل یا موثر شخصیت نمودار نہ ہو جائے یا ان کی شخصیت نظروں سے اوجھل نہ ہو جائے۔

۷۔ ٹیم سے بعض اوقات فوری فوائد حاصل ہو جاتے ہیں مگر عموماً یہ فوائد لمبی مدت میں حاصل ہوتے ہیں۔ یہ لمبی مدت چھ ماہ سے دو سال کے عرصے پر محیط ہوتی ہے۔ اس ٹیم ورک کے ذریعے انقلاب نہیں لایا جاتا بلکہ تبدیلی لائی جاتی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ تبدیلی کا عمل وقت لیتا ہے۔

۸۔ ٹیم میں شرکا کی حیثیت سے ملازمین' افسران' مزدور اور سپروائزر یعنی مختلف مراتب کے افراد شامل ہوتے ہیں۔ انھیں آپس میں ایک دوسرے کو سمجھنے اور ہم آہنگی پیدا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ٹیم ورک کے لیے اختلافات کی قربانی کی ضرورت ہوتی ہے۔

۹- ٹیم میں نہ تو آمرانہ انداز میں فیصلے ٹھونسے جاتے ہیں اور نہ ہی جمہوری انداز میں سر اور ٹانگیں گنی جاتی ہیں بلکہ اتفاق رائے سے فیصلے کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ٹیم کے ذریعے باہمی ہم آہنگی پیدا کی جاتی ہے اور اجتماعی اختلافات کو ختم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

۱۰- ٹیم ورک عموماً وسعت کے ماحول میں ہوتا ہے' جہاں لوگ زیادہ ہوں' فکر تخلیق اور اظہار رائے کی آزادی ہو۔ گھٹن اور سخت کنٹرول کے ماحول میں یہ کام نہیں ہوتا۔ مثلاً فٹ بال' ہاکی' باسکٹ بال اور کرکٹ کے میدانوں میں کھلاڑیوں کے لیے ٹیم ورک میں آسانی ہوتی ہے اور یہ کارآمد بھی ہوتا ہے۔ مگر ٹیبل ٹینس' شطرنج اور دیگر انڈور گیمز میں یہ کام زیادہ مفید نہیں ہوتا۔ اسی طرح پیداوار' مارکیٹنگ اور دعوت و تبلیغ کے شعبوں میں یہ کام انتہائی بہتر انداز سے ہو سکتا ہے' جبکہ فنانس اور اکاؤنٹ کے شعبوں میں کنٹرول اور طریقہ کار کی پیچیدگیوں اور قیادت کے فقدان کے باعث یہ کام آسانی سے نہیں ہو سکتا۔ بحرانی کیفیت اور ٹارگٹ کے اوقات میں ان شعبوں میں یہ کام کر لیا جاتا ہے' مگر عموماً ٹیم ورک کے مزاج کی کمی ہوتی ہے اور بعض اوقات اس کی ضرورت بھی نہیں ہوتی۔

(جاری)

ایجنٹ حضرات و قارئین توجہ فرمائیں

ترجمان القرآن کی اشاعت میں اضافہ کی کوشش کرنے والے تمام افراد اور ایجنٹ حضرات سے گزارش ہے کہ وہ اپنے آرڈر میں اضافہ اور تبدیلی پتہ وغیرہ سے ہمیں ہر ماہ کی ۸ تاریخ تک مطلع فرما دیا کریں۔ ایجنٹ حضرات اپنا ایجنسی نمبر اور مستقل خریدار اپنا خریداری نمبر ضرور تحریر فرمائیں۔

مینیجر

ماہنامہ ترجمان القرآن' اچھرہ' لاہور